دِل کی بات

عراق امریکہ جنگ پر ہماری پہلی رائے تھی کہ صدام حسین امریکی سازش کا شکار ہوئے ہیں، یہودیوں اور نصرانیوں نے اپنے سیاسی و اقتصادی مفادات اور خلیج میں کامل تسلط و اختیار کے لئے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ صدام حسین کو ملوث کیا، وہ عبرتناک شکست سے دو چار ہوئے اور اب عربوں کے تمام وسائل کا ملاً امریکیوں یہودیوں اور نصرانیوں کے قبضہ میں ہیں۔ اس جنگ میں جہاں روس نے انتہائی خوفناک منافقانہ کردار ادا کیا وہاں ایران کا کردار بھی کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے دورانِ جنگ عراق کی ظاہری حمایت اور "مردہ باد امریکہ" کے جذباتی نعرے سے سامراج دشمن قوتوں کی محبت و حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان میں ایرانی دھرم کے پجاریوں نے صدام حسین کے حق میں زبردست مظاہرے کئے۔ اسکی لاکھوں تصاویر فروخت کرکے خوب کاروبار چمکایا۔ جنگ کے بادل چھٹے تو ایرانی رویہ بھی مختلف نظر آیا۔ اب صدام کے خلاف مظاہروں میں مرگ بر صدام کے نعرے گونجنے لگے ہیں۔ نوسالہ جنگ میں صدام کافر تھا، خلیج کی جنگ میں سچا مؤمن، اور اب پھر کافر۔ اس وقت عراق کے دو سو سے زائد جنگی طیارے ایران کے قبضہ میں ہیں، جن کی واپسی کے آثار معدوم ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عراقی طیاروں کو ایران لے جانے والے پائیلٹ اور جنگ میں ہتھیار ڈالنے والے کمانڈر شیعہ ہیں، جن کی اعتقادی اور عملی وفاداریاں ایران سے وابستہ ہیں۔ گزشتہ دنوں عراقی قیادت نے بھی اس کا کھلا اظہار و اعتراف کیا ہے کہ "ایران، عراق میں حکومت کے باغیوں کی مدد کر رہا ہے اور ملک میں شورش و بغاوت کرانے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے"۔ گویا ایران نے دوستی کے روپ میں عراق سے اپنی نوسالہ جنگ کا انتقام یوں چکایا ہے کہ عراق گویا ؎

گھر گیا دوستی کے جنگل میں | تیر آنے لگے مچانوں سے

یہاں اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ دورانِ جنگ پاکستان میں صدام کی حمایت میں مظاہرے کرنے والے سیاست دان اب کیوں خاموش ہیں؟ صدام کے خلاف ایرانی سامراج کے ظالمانہ رویہ پر اُن کی مجرمانہ خاموشی، چہ معنی دارد۔؟ حالانکہ اب تو عراق کی حمایت کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ امریکہ کے نزدیک کویت پر عراقی قبضہ جمہوریت کے منافی ہے مگر فلسطین پر اسرائیلی قبضہ جائز۔ روس فلسطینیوں کی محبت میں ہلکان ہوا جاتا ہے مگر وہاں کئی ہزار روسی آبادکاری اس کے نزدیک درست ہے۔ ایران "اسرائیل کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا دعویدار ہے" مگر عراق کے ساتھ جنگ کے دوران

اسرائیل سے اسلحہ کی خرید اس کے نزدیک عار ہے اور نہ اس کا "اسلامی انقلاب" متاثر ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک امریکہ، روس اور ایران ایک "ٹکٹم" ہے۔ جو ایک دوسرے کے مفادات کے تحفظ اور امتِ مسلمہ کو برباد کرنے پر تُلے ہیں۔

آج کل پاکستان کی خارجہ اور دفاعی پالیسی کے حوالے سے جو باتیں منظرِ عام پر آ رہی ہیں۔ اُن میں سب سے اہم پاکستان اور ایران کے درمیان مستقبل میں ہونے والا دفاعی معاہدہ ہے۔ جس کے جواز میں یہ دلیل پیش کی جا رہی ہے کہ امریکہ کا آئندہ ہدف پاکستان اور ایران ہے۔ اگر اسے دُرست بھی مان لیا جائے تو دانشمندی کا تقاضا تو یہ ہے کہ حکمران پاکستان کی دفاعی قوت کو مزید مضبوط بنائیں نہ کہ ناقابلِ اعتبار بے ساکھیوں کا سہارا تلاش کریں۔ پاکستان کا ایٹمی پلانٹ امریکہ و ایران دونوں کے لئے ناقابلِ قبول ہے امریکہ کا اصل ہدف پاکستان ہے ایران نہیں۔ وہ تو پہلے ہی اس کے مفادات کا محافظ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاہدہ سے پاکستان میں "شیعہ انقلاب" کی راہ ہموار ہوگی۔ ایران اپنی روزِ اول سے ہی توسیع پسندانہ عزائم کا حامل ہے۔ تاریخِ اسلام میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان عجم کی سازشوں سے پہنچا۔ لہٰذا حکومت کو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ اور پاکستان کی قطعی اکثریت اہلِ سنت والجماعت کے حقوق و مفادات کو مدِّنظر رکھ کر بہتر فیصلہ کرنا چاہیئے۔

مسلم لیگ اور نفاذِ شریعت :

مارشل لاء ہو یا نام نہاد جمہوریت۔ قیامِ پاکستان سے لیکر اب تک یہاں سب سے زیادہ عرصہ مسلم لیگ ہی حکمران رہی ہے — ہمارے ہاں اقتدار ہمیشہ مفاد پرستوں کے ایک انبوہِ کثیر کی خاندانی میراث رہا ہے۔ جب یہ لوگ محرومِ اقتدار ہوں اور ان کے طبقاتی و سیاسی مفادات کو زک پہنچے تو "اسلام کو خطرہ" لاحق ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ عوام کے من بھاتے نعرے "نفاذِ اسلام" کے بل بوتے پر سیاسی استحکام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ صاحبِ اقتدار ہوں تو "اسلام" ان کے نزدیک فرد کا انفرادی اور متنازعہ مسئلہ بن جاتا ہے۔ چوالیس برس سے پاکستان میں یہی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ شریعت بل پارلیمنٹ کے بے رحم تھپیڑوں کی زد میں ہے۔ سینٹ کا متفقہ پاس کردہ بل نفاذِ اسلام کی دعویدار لیگی حکومت کے نزدیک متنازعہ ہے۔ اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آنے والی حکومت اپنے وعدے سے انحراف کرکے نہ صرف عوام کے اعتماد کو مجروح کر رہی ہے بلکہ پاکستان کے اساسی نظریہ کی توہین کی بھی مرتکب ہو رہی ہے۔ موجودہ حکمران سابقہ حکمرانوں کے عبرتناک انجام کو مدِّنظر رکھیں اور نفاذِ اسلام کا وعدہ ایفاء کریں۔ ورنہ ان کا انجام بھی پچھلوں سے مختلف نہ ہوگا ع ہے یہ گنبد کی صدا ، کان لگا " غور سے سُن